مکاتیب

(۱)

محترم ومکرم جناب زاہدالراشدی صاحب زیدت معالیہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ،

الشریعۃ بابت جولائی ۲۰۱۱ء میں مولانا محمد عیسیٰ منصوری صاحب کے مضمون بعنوان ''دعوت اللہ کا فریضہ اور ہمارے دینی ادارے'' کی دوسری قسط کا مطالعہ کیا۔ اگر چہ پہلی قسط ابھی تک نظروں سے نہیں گزری، لیکن اسی قسط سے پہلی قسط کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ مولانا محترم کے اس مضمون کا خلاصہ یہ لگتا ہے کہ یہ اُمت دعوت ہے! یہ بات سو فیصدی سچ ہے، لیکن اس بات کو موجودہ عالمی تناظر میں جس انداز سے پیش کیا گیا ہے، اُس سے واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ پیش کرنے والا نہ صرف جہاد کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش کر رہا ہے بلکہ اس کو اُمت کی تباہی اور بربادی کا سبب قرار دے رہا ہے۔ سو اس فکر سے ہمیں شدید اختلاف ہے۔ گو دعوت اسلام کی توسیع میں اصل کارگر قوت ہے، لیکن اسلام سمیت کوئی نظریہ اور موقف ایسا نہیں جس کو اپنے مخالفین سے مخالفت بلکہ تصادم کا خطرہ نہ ہو۔ اسلام کتنا ہی فطری اور اپنے ہی ضمیر کی آواز کیوں نہ ہو، لیکن انسانی نفسیات کا یہ مسلمہ تو ہر کسی کو معلوم ہے کہ معاشرے کے جن طبقات کے مقام ومرتبے اور مفادات پر اس کی زد پڑتی ہے، وہ نرے وعظوں اور اخلاقی اپیل سے اس کا راستہ روکنے سے ہرگز باز نہیں آئیں گے۔ کیا نبی کریم علیہ السلام سے بڑھ کر حکیم اور انسانیت کا خیر خواہ نسل آدم میں کوئی ہوگا؟ لیکن اُن کو بھی اسی ضرورت سے ہتھیار اٹھانے پڑے۔ پھر سخت حیرت ہے اُن لوگوں پر جو نبی علیہ السلام کا نام لیتے ہیں اور انھی کے طریقے پر چلنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور پھر بھی اسلام کی ایک ایسی ناقابل فہم اور ناقابل عمل تخیلاتی تعبیر پر اصرار کر رہے ہیں جو چودہ سو سالہ تاریخ میں اسلام کی کسی بھی مستند شخصیت کی طرف منسوب نہیں کی جا سکتی۔

دعوت اور جہاد دونوں اسلام کے اہم ترین ارکان ہیں اور سخت غلطی کر رہے ہیں وہ لوگ جو دعوت کی اہمیت کے بیان میں جہاد کی اہمیت کو گھٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جہاد نے ہمیشہ مسلمانوں کو عزت اور وقعت کا مقام دیا ہے۔ یہ ترک جہاد کا ثمرہ ہے کہ آج ملت اسلامیہ کے لیے کفر کی بدترین غلامی میں سانس لینا مشکل ہو رہا ہے۔ سخت حیرت ہے کہ جہلا نہیں، بڑے بڑے خبردار اور علماقسم کے لوگ اس مہم میں بری طرح جتے ہوئے ہیں کہ اسلام دعوت کا مذہب ہے، جہاد کا نہیں۔ کیا نبی علیہ السلام کی یہ حدیث بھی ان کے پیش نظر نہیں ہے کہ "الجهاد ماض الی یوم القیمة''؟ کیا اس میں کسی بھی دور کا استثنا ہے؟ اگر نہیں ہے تو کیوں خواہ مخواہ کھینچ تان کر موجودہ دور کو اس سے نکال رہے ہیں؟

اور کیا یہ حدیث بھی کبھی کانوں سے نہیں ٹکرائی کہ ایک زمانہ آئے جب ’’قرا‘‘ قسم کے لوگ کہیں گے کہ یہ جہاد کا زمانہ نہیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تم ایسی بات سنو تو سمجھ لو کہ وہی جہاد کا زمانہ ہے۔ کسی نے حضور علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جو ایسی بات کہے گا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں وہ شخص جس پر اللہ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ قربان جاؤں اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبرؐ کی پیشین گوئیوں کے کہ جو الفاظ آپ نے استعمال فرمائے، وہی الفاظ آج بڑے بڑے دینداروں کے منہ سے بعینہ نکل رہے ہیں اور کہا جا رہا ہے کہ یہ جہاد کا زمانہ نہیں ہے۔

قرآن کی آیات اور روایات حدیث سے تو بصراحت جہاد کی سخت ضرورت واہمیت معلوم ہو رہی ہے اور ایک دُنیا اچانک جہاد کے خلاف اُٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ کیا یہ اُس کفر کا ایک مظہر تو نہیں جو عالم اسلام کے چپے چپے میں دکھائی دے رہا ہے؟ عام طور پر کفر اور خصوصاً دور حاضر کا کفر کتنے طریقوں اور حیلوں بہانوں سے ہمارے ذہنوں میں ایسے افکار انڈیل رہا ہے جو اُس کی عالمی بالادستی اور مسلمانوں کی پستی وتنزل کا سبب بن رہے ہیں اور ہم سب بالخصوص ہمارا دانشور اور روشن خیال طبقہ انہی خیالات کو نئے رنگ وروغن کے ساتھ اُمت مسلمہ میں پھیلا رہا ہے۔ یورپ خود تو خون کی ندیاں بہا رہا ہے اور ہمیں کہہ رہا ہے کہ نظریے کی خاطر ہتھیار اُٹھانا دہشت گردی ہے۔

میں قرآن وحدیث کا ایک ادنیٰ طالب علم ہوں۔ آج کل پشاور کے ایک مدرسے میں پڑھاتا ہوں۔ کسی زمانے میں مختلف رسائل میں تھوڑی بہت لکھنے کی عادت تھی، لیکن عرصہ ہوا یہ سلسلہ چھوٹ گیا ہے، لیکن جہاد کے خلاف اس عالمی مہم نے مجھے سخت بے قرار کر دیا ہے۔ ہمارے ہاں تبلیغی جماعت کے ہزاروں بلکہ لاکھوں لوگ چل پھر رہے ہیں۔ ان لوگوں سے دین کے بارے میں بہت توقعات تھیں، لیکن اب یہ دیکھ کر سخت کوفت ہوتی ہے کہ یہ پوری جماعت جو مشرق اور مغرب میں پھیلی ہوئی ہے، اس کے اصاغر واکابر سب بلاتفریق جہاد کے خلاف کمربستہ ہیں اور جہاد کو فساد باور کرا رہے ہیں اور جرات اور بے باکی اس حد تک پہنچی ہے کہ چونکہ قرآن وحدیث سے جہاد کے مضمون کو کھرچا نہیں جا سکتا، سو وہ قرآن وحدیث کے حلقوں کو خاموش اور موقوف کرنے کی شعوری کوششوں میں ہمہ تن مصروف ہیں اور ان کے بارے میں بہت ناگفتنی باتیں بنا رہے ہیں۔ مثلاً یہ کہ ہم تو جوڑ پیدا کر رہے ہیں اور قرآن توڑ پیدا کر رہا ہے۔ آپ بتائیں، یہ کافرانہ باتیں نہیں ہیں؟ قرآن وحدیث کی جگہ تبلیغی نصاب اور فضائل اعمال کو رواج دے رہے ہیں اور جو صریح آیات واحادیث قتال کے بارے میں ہیں، اُن میں سخت مجرمانہ تحریف کر کے بستر اٹھانے پر فٹ کر رہے ہیں۔ قرآن وحدیث سے تھوڑی سی شناسائی رکھنے والا بھی ایمانداری سے کہے کہ یہ اسلام کی خدمت ہے یا کفر کی؟ انگریزوں نے مسلمانوں کے دلوں سے جہاد کا تصور محو کرنے کے لیے ایک جعلی نبوت تیار کی، لیکن وہ مہم کچھ زیادہ کامیاب نہیں ہو سکی۔ اب کی بار اُنہوں نے تیر صحیح نشانے پر مارا ہے۔ مسلمانوں کی ایک عالمی جماعت کو پتہ نہیں، کس طرح سے جہاد کے خلاف کھڑا کیا اور مشرق ومغرب کے ان گنت مسلمان دانشوروں کو اُن کی فکری اور علمی مدد اور نصرت پر لگا دیا۔ یقیناً یہ مہم کسی درجے میں کامیاب ہوگی۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ اب جب کہ جہاد کی برکت سے کفر کی کمر ٹوٹنے والی ہے اور مسلمانوں کا دور عروج دستک دے رہا ہے، کافر اور ان کے ایجنٹ یا اسلام کے احمق ترین دوست پورے زور وشور سے جہاد کے خلاف صف بندی کیے ہوئے ہیں۔ آج جہاد کے خلاف مہم چلانا ایسا ہے جیسے مجاہدین اسلام کی پیٹھ میں پیچھے